

سلسلہ  
مواظفہ حسنہ نمبر ۱۹

# حیات تقویٰ

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دہلی کا تہم

کتاب خانہ مظہری

گلشن اقبال، پوسٹ بکس ۱۱۸۲

کراچی نمبر ۳۶۸۱۱۲ ۳۹۹۲۱۶۶

سلسلہ موعظہ حسنہ نمبر ۱۹

# حیات تقویٰ

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دہلوی کا تہم

ناشر

کتاب خانہ مظہری

پکشی قسار روڈ سٹریٹس ۱۱۸۲

حکراہ ٹیڈ ۳۷۸۳ ۳۹۹۲۱۷۹

## انتساب

احقر کی ہمدردی، تعارف و تالیفات در حقیقت مرشدانہ مولانا کی اساتذہ  
حضرت اقدس شاہ ابراہیم صاحب دامت برکاتہم اور حضرت اقدس  
مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اقدس  
مولانا شاہ احمد صاحب رحمت اللہ علیہ کی صحبتوں کے فیض  
و برکات کا مجموعہ ہیں۔

احقر محمد اختر شاہ

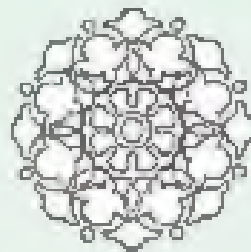
نام و عنون	=	حیات تقویٰ
واعظ	=	عارف و متفکر مولانا شاہ محمد اختر شاہ صاحب دامت برکاتہم
جامع و مرتب	=	سید عشرت جمیل میر
ناشر	=	کتب خانہ مظہری

# فہرست

- ۴۔ عرض مرتب \_\_\_\_\_
- ۷۔ غنم آرزو آفتاب نسبت کا مطلق ہے \_\_\_\_\_
- ۸۔ تقدیم الہام الخیر علی التقویٰ کا راز \_\_\_\_\_
- ۸۔ فہرست تقویٰ کا موقوف علیہ ہے \_\_\_\_\_
- ۹۔ تقویٰ کے لیے تقاضائے مصیبت کا وجود ضروری ہے \_\_\_\_\_
- ۹۔ راجح کے غم کی علت \_\_\_\_\_
- ۱۱۔ مونچھوں کا شہری حکم \_\_\_\_\_
- ۱۲۔ نازبان اعضاء کی بے وقتی \_\_\_\_\_
- ۱۳۔ تقویٰ کیا ہے ؟ \_\_\_\_\_
- ۱۳۔ کام نہ کرو اور انعام لو ! \_\_\_\_\_
- ۱۴۔ متقی کسے کہتے ہیں ؟ \_\_\_\_\_
- ۱۴۔ بیعت کی حقیقت \_\_\_\_\_
- ۱۵۔ بیعت کی ایک جی مثال \_\_\_\_\_
- ۱۶۔ فرشتوں پر اولیٰ اللہ کی فضیلت کا سبب \_\_\_\_\_
- ۱۶۔ الہام فہرست تقویٰ کی ایک عجیب مثال \_\_\_\_\_

- ۱۷۔ استزلال شیطان کا سبب کسب سعیت ہے۔
- ۱۸۔ جلد قرب کرنے کا ایک عجیب خاتمہ۔
- ۱۹۔ خطا کاروں پر حق تعالیٰ کی صفت کرم و صفت فضل کا نمونہ۔
- ۲۰۔ تقرب الی اللہ کے دو راستے۔
- ۲۱۔ ایک راستہ تعقونی ہے دوسرا راستہ قرب ہے۔
- ۲۱۔ جاہ اور باہ و دوسرے بیماریاں۔
- ۲۲۔ آقا اور اللہ کا قرب۔
- ۲۳۔ کبر کا ایٹم جم اور اس کے اجزائے ترکیبی۔
- ۲۳۔ بطرالحق اور خط اناس کبر کے دو جزو اعظم۔
- ۲۴۔ کفرت نفرت واجب کا فرق و حقیر سمجھنا حرام۔
- ۲۵۔ مجدد اعظم حکیم الامت تھانویؒ کی شان عبدیت و خفایت۔
- ۲۵۔ کبر کا ہم ڈسپوزل اسکاڈ۔
- ۲۵۔ کبر سے نجات کا طریقہ۔
- ۲۶۔ نافرمانوں کو حقیر نہ سمجھنے کا طریقہ۔
- ۲۸۔ حصول تعقونی کا آسان طریقہ۔
- ۲۸۔ عشق مجازی کے شدید بیماریوں کے لیے نسخہ اصلاح۔
- ۲۹۔ علامہ خالد کردی کا واقعہ۔
- ۳۰۔ صفت صمدیت حق تعالیٰ کی امدیت کی دلیل ہے۔

- ۲۱۔ تبدیلِ سعیت بالحنات پر سولانا روی کی عجیب تشبیل
- ۲۲۔ آفتابِ ظاہری کا اثر نجاستوں پر
- ۲۳۔ آفتابِ رحمت حق کا اثر باطنی نجاستوں پر
- ۲۴۔ نسبتِ صبحِ اللہ کے آثار
- ۲۴۔ نورِ تقویٰ کیسے پیدا ہوتا ہے؟
- ۲۵۔ فلاح کے معنی



حضرت مجددِ مہدی علیہ السلام

ہے یہاں سے مجھ کو جانا ایک دن  
 قبر میں ہو گا ٹھکانا ایک دن  
 منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن  
 اب نہ غفلت میں گتوانا ایک دن  
 ایک دن مرنے کا ہے آخر موت ہے  
 کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

## عرض مرتب

بعض سائلین بوجہ لاعلمی کے گناہوں کے تقاضوں کو تقویٰ کے منافی سمجھتے ہیں اور اس وجہ سے ان تقاضوں سے سخت پریشان رہتے ہیں حتیٰ کہ شیطان ان کو ہکا بکا کہہ کہ ان تقاضائے صحیبت کے ہرستے ہوئے تم اللہ والے نہیں ہو سکتے لہذا غیر صحیبت یا فتنہ اور حقیقت دین و تصور سے نا آشنا نہ جانے کہنے لو کہ صحیبت اور تقاضائے صحیبت میں فرق نہ کر سکے اور یا اس ہو کہ ان تقاضوں پر عمل کرنے لگے اور منزلِ قرب حق سے محروم ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ عارف باللہ، رشدنا حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب طالع اللہ بہار ہم و اولاد اللہ فیضہم کو جزائے جزیل اور اجر عظیم عطا فرمائے کہ چشمِ نظر و حفظ میں آپ نے نفسِ قرآنی قَالَهُمْ سَافِهٌ تَوَرَّعَا وَتَفَوَّخَا سے ثابت فرمایا کہ گناہوں کے تقاضے لہٰذا لو کہ میں تلمذِ سفر نہیں ان تقاضوں پر عمل کرنا سفر ہے بلکہ اگر یہ تقاضے نہ ہوں تو کوئی متقی ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ گناہ کا تقاضا نہ ہو اور طبیعت پر چہر کر کے اس کو روکے اور اس روکنے میں جو ٹم ہو اس کو برداشت کرے لہذا آئادہ طور یعنی تقاضائے صحیبت تقویٰ کا سوتونِ علیہ ہے اور تقویٰ کے لیے ان تقاضوں کا وجود ضروری ہے لہذا ان تقاضوں سے ہرگز نہ گھبرانا چاہیے۔ پس ان کے مقتضایہ پر عمل نہ کرے اور آئادہ طور کی دو قسمیں ہیں ایک تباہ دوسری باد۔ لہذا اگر ہم بادِ کاہم اور بادِ کاباہ نکال دیں یعنی ان کے تقاضائے غیر مرغوبہ غیر شرعیہ پر عمل نہ کریں تو آہِ رو جانے گی اور ہماری آہ اور اللہ میں اتنا قرب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام پاک میں ہماری آہ کو شامل کر رکھا ہے۔ حاصل یہ کہ سائلین طریقِ تقاضائے

محبت پر عمل نہ کریں تو مرتب بائیں دو بائیں سے اور تقویٰ کے حصول کا طریقہ کثرتِ صیغۃ القادِ تین ہے۔

حضرت والا کا یہ دھندلہ داندہ و مایوس سا لکھن طریق سے لیے نمونہ کیسا اور آفتاب اُمید ہے جس کو حضرت والا نے قرآنی آیات و حدیث پاک سے مدلل فرماتے چوتھے شیخی روئی کی مشیقات کے ساتھ اور خصوصاً اس دہم دل اور سوزِ عشق کے ساتھ بیان فرمایا جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت والا کو خاص کیا ہے اور جو اس عظیم و نایاب درجہ کا حصہ ہے جو اُمت میں خالی خالی اولیاء کو عطا ہوا۔ اللہ تعالیٰ اہل حق کو اور ہم سب کو حضرت والا کی معرفت نصیب فرمائے اور تقدیر کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت والا کے سامنے کو ہم سب پر موعظِ تربینِ مدت تک صحت و عافیت دین کی عظیم نشانِ خدمت اور شرف قبولیت کے ساتھ قائم رکھے اور کچھ کو اور ہم سب کو حضرت والا کے وردِ دل اور سوزِ عشق اللہ تبارک کی محبت کی ترب اور نسبتِ عظیم کو جذب کر کے کی صلاحیت و توفیق عطا فرمائے آمین

حضرت والا دامت برکاتہم نے یہ دھندلہ داندہ و مایوس سا لکھن طریق سے لیے نمونہ کیسا اور آفتاب اُمید ہے جس کو حضرت والا نے قرآنی آیات و حدیث پاک سے مدلل فرماتے چوتھے شیخی روئی کی مشیقات کے ساتھ اور خصوصاً اس دہم دل اور سوزِ عشق کے ساتھ بیان فرمایا جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت والا کو خاص کیا ہے اور جو اس عظیم و نایاب درجہ کا حصہ ہے جو اُمت میں خالی خالی اولیاء کو عطا ہوا۔ اللہ تعالیٰ اہل حق کو اور ہم سب کو حضرت والا کی معرفت نصیب فرمائے اور تقدیر کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت والا کے سامنے کو ہم سب پر موعظِ تربینِ مدت تک صحت و عافیت دین کی عظیم نشانِ خدمت اور شرف قبولیت کے ساتھ قائم رکھے اور کچھ کو اور ہم سب کو حضرت والا کے وردِ دل اور سوزِ عشق اللہ تبارک کی محبت کی ترب اور نسبتِ عظیم کو جذب کر کے کی صلاحیت و توفیق عطا فرمائے آمین

بایں و مرتب و احقر محمد عشرت میل سر عطا اللہ عنہ

بیکہ انعام حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب امت برکاتہم



## حیاتِ تقویٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اَصْطَفٰی اَقَابَمَدُّ  
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَنَفْسٍ وَّمَا سَوَّاهَا فَالْتَمَمْتُهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا قَدْ اَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا  
وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا

اللہ تعالیٰ نے اس سے قبل کی آیات میں آسمان اور زمین اور پڑی پڑی نشانوں کی  
قسم اٹھانے سے بعد پھر نفس کی قسم اٹھائی۔ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوَّاهَا اور قسم ہے نفس کی کہ  
اس ذات کی جس نے اس کو درست بنایا جس نے نفس کے اندر دونوں مادے رکھ دیئے  
فَالْتَمَمْتُهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا۔ اللہ نے نفس کے اندر رکھا کر کے کے تھامنے اور طاقت  
بھی پیدا کر دی اور ترقی پٹنے کی صلاحیت بھی اس میں رکھ دی۔ اب انسان کے اختیار میں  
ہے کہ چاہے وہ نفس کی غلامی کر کے جہنم کا راستہ اختیار کر لے اور چاہے تربیت کر کے  
مستحق بن کر اللہ کا ولی بن جائے۔ چاہے تو عبد الرحمن بن جائے چاہے تو عبد الشیطان بن جائے  
یعنی مشیطان کا بندہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ انسان چاہے توحیدی کا راستہ  
اختیار کرے اور چاہے فہر کا راستہ اختیار کر کے اسی اختیار پر جزا اور سزا ہے۔

اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توحیدی کو بندہ میں کیوں بیان فرمایا فَالْتَمَمْتُهَا  
فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا تا فرمائی کے مادے کو پہلے بیان فرمایا جب کہ مادہ کے مطابق پہلی  
چیز پہلے بیان ہونی چاہیے۔ سمجھ میں آپ اچھا قدم یعنی واجباً قدم پہلے رکھتے ہیں۔ کھانا

واسے ہاتھ سے کھاتے ہیں۔ ہر عمدہ چیز مستم ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں  
فجور کو مستم فرمایا تقویٰ پر۔ اس میں ایک بہت بڑا ناٹ ہے۔ اگر یہ راز معلوم ہو جائے تو کسی  
شخص کو اپنے گناہوں کے تقاضوں سے غم نہ ہو۔ گناہ کا تقاضا آپ کے لیے سفر نہیں ہے  
اس پر عمل کرنا سفر ہے۔ اگر تقاضا ہی نہ ہو تو آپ متقی ہو ہی نہیں سکتے۔

## خونِ آرزو آفتابِ نسبت کا مطلع ہے

کیونکہ تقویٰ نام ہے گناہ کا تقاضا ہر اول پاس ہے گناہ کرنے کو لیکن دل کو مار دینیس  
کی خواہش کو پورا نہ کرو۔ اپنی غلط آرزوؤں کا خون کر لو تو دل کے تمام آفاق، افق، شرق، اُفق  
غرب، اُفق شمال، اُفق جنوب دل کے چاروں افق لال ہو جائیں گے۔ دنیا کا سورج تو ایک  
افق سے نکلتا ہے یعنی مشرق سے لیکن اللہ دہے جب تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اپنی غلط آرزوؤں  
کا خون کرتے ہیں اور اللہ کے راستے میں غم اٹھاتے ہیں تو دل کے چاروں افق شرق و غرب  
شمال و جنوب خونِ آرزو سے لال ہو کر چاروں طرف سے دل میں نسبت مع اللہ کا تسلی مع اللہ  
کا، اللہ کی ولایت اور دوستی کا سورج نکلتا ہے اور اگر غلط آرزو کا خون نہیں کیا تو پھر کیا ملے گا  
اندھیرے پر اندھیرے چڑھنے جائیں گے۔ غلامت پر غلامت جڑھتی جائے گی۔ بہ بڑے بہ بڑے  
بدنامی پر بدنامی، خوش نامی نہیں ملے گی۔ کوئی حضرت کہنے والا پھر روئے زمین پر نہیں ہے  
گا۔ جب خلق کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت جو ہیں یہ بڑے حضرت ہیں۔ ملامت میں کہتے ہیں کہ  
بڑے حضرت ہیں بڑا استاد آدمی ہے۔ ذرا ان سے ہر شے یاد رہنا۔ اس سے اکرام کے  
انقاب پھینکے جاتے ہیں۔ گناہ کی ایک سزا دنیا میں یہ بھی ہے کہ اکرام اور عزت کے  
انقاب پھینکے جاتے ہیں اور اُمت کے نصب ملتے ہیں۔

تپ نہیے کہ اس دل کا بکھا عالم ہو گا جس کے ہر انفی سے اللہ کے قرب کا سواں ملیج  
ہو رہا ہے۔ ایک صاحب کا نام ہے خورشید ایک دن وہ مٹے آئے تو میں نے پھر کہا۔  
خورشید کے دل کو جو طاعت فی خورشید  
خورشید سے پرچھے کرنی خورشید کا عالم

### تقدیم، امام انجور علی اسقوئے کا راز

اللہ تعالیٰ کا نفس کی قسم کیا یہ دلیل ہے کہ کوئی بہت بڑا مضمون اللہ تعالیٰ سے بیان فرما  
پا سکتے ہیں۔ ایک بڑے عالم و محنت کے ساتھ میں لاہور سے ریل میں گراچی آ رہا تھا راستہ  
میں غصے سے نہانہ خبر کی دامت کی اور یہی سورۃ نکودت کی۔ نماز ہی میں یہ خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ  
نے تھوڑی کرگیں پر فرمایا اور نافرمانی و نحر کے مادہ کو پہلے کیوں بیان فرمایا۔ میں نے ان عام  
سے پوچھا تو انہیں سے فرمایا کہ تم ہی بتاؤ۔

### مادۃ فجور تقویٰ کا موقوف علیہ ہے

میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں اللہ تعالیٰ سے یہ بات ظاہر ہے کہ جس طرح سے  
بغیر مضمون کے نماز نہیں ہو سکتی، بغیر موقوف علیہ نہیں ہو سکتے بھاری شریعت نہیں مل سکتی  
اسی طرح یہ مادۃ نافرمانی تقویٰ کا موقوف علیہ ہے۔ اگر یہ مادۃ نافرمانی کا نہ ہوتا تو اس کو کوئی  
جیسے ثابت ہوتا۔ ہر نفی اپنے سہی مہر کے وجود اور اس کے ثبوت کے لیے ضروری ہے  
مثلاً میرے ہاتھ میں تسبیح ہے۔ میں کہتا ہوں کہ سہی میرے ہاتھ میں جو تسبیح ہے، اس کو موت  
دیکھو۔ تو تسبیح کا وجود ضروری ہو گیا نہیں اگر میرے ہاتھ میں تسبیح نہ ہو تو میں کہوں کہ

ہاتھ میں جو تسبیح ہے اس کو ست دیکھنا تو سب کیس کے کہ غلط بات ہے ہاتھ میں تسبیح  
ہے ہی نہیں۔

## تقویٰ کے لیے تقاضائے مصیبت کا وجود ضروری ہے

قرآن مجید کے کایہ رہا کہ غنا کے تقاضے کو روکو اور ہماری بات سنو، میرے غلام  
بن کر رہو، غنیمت سے تم کو نہیں بیدا کیا۔ میں نے تم کو پیدا کیا ہے۔ میں سے معلوم ہوا کہ تقاضا  
مصیبت کا وجود ضروری ہے جب ہی تو روکنے کے لیے فریاد ہے جس۔ اگر تقاضائے غنا  
نہ ہوتے تو تقویٰ کا وجود بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ تقویٰ کے معنی ہیں کہ جن لوگوں کا تقاضا ہو اور  
پھر اس کو روک کر اس کا غم اٹھائے۔

## راہ حق کے غم کی عظمت

اسی غم سے اللہ ملتا ہے۔ مگر افسوس ہے اور اس بات کو وہ بھرتے دل سے کہتا  
ہوں کہ ساری دنیا کے غم اٹھانے کے لیے انسان تیار ہے مگر اللہ کے راستہ کے غم  
سے گھبراتا ہے جب کہ اللہ کے راستہ کا غم خاصہ زلم ہے کہ ساری دنیا کے ملازمین  
کے تحت و تابع ایک پرانے میں رکھ دو۔ ساری دنیا کے مال و جنس کا حق و حقوق تران  
کے اسی پرانے میں رکھ دو، ساری دنیا کی دولت ہی پرانے میں رکھ دو، دنیا بھر کے شامی  
کھاب اور بریا بوس کی مدت ہی میں رکھ دو اور ایک پرانے پر اللہ تعالیٰ کے راستہ کا  
ایک ذرہ غم رکھ دو تو دنیا بھر کی حرمتیاں، دنیا بھر کی مدتیں، دنیا بھر کے ملازمین کے  
تحت و تابع کے لئے اس ذرہ غم کو بری نہیں کہہ سکتے۔ آؤ علامہ سید سلیمان ندوی

یہاں عہد و شعر فراتے ہیں۔

ترسے غم کی جگہ کو دوست سے

مستم زد جاں سے فراغت سے

دشمن کی محبت کا ایک ذرہ غم، ان کے راستہ کا ایک ذرہ غم، گناہ سے بچنے کا غم اٹھا،  
ساری کائنات سے دونوں جاں سے افضل ہے۔ اسی غم سے جنت ملے گی۔ یہ وہ غم ہے  
جو اللہ سے قریب کرتا ہے، یہ وہ غم ہے جو دلی اللہ بنا دیتا ہے، یہ وہ غم ہے جو دنیا میں بھی سکون  
سے رکھتا ہے، یہ وہ غم ہے جو جنت تک پہنچاتے گا۔ اب اس غم کی قیمت کرن اور ادا کر سکتے ہیں  
ساری دنیا کی خوشیاں، مگر اللہ کے راستہ کے غم کو گارڈ آف آرم ہیں کہیں اسلام، عزت و  
بیش کریں تو اللہ تمہارے ساتھ، راستہ کے غم کا حق ادا نہیں ہو سکتا، درد بھرے دل سے  
کھٹا ہوں کہ آتشیں غم ہے ان کا راستہ گا۔ اسی غم سے خدا ملتے ہیں اور ایک شعر ہے۔

و امن لقرین مرے چناں ہے چلنا پیدری

نذر درد و غم ترا دونوں جاں سے کم نہیں

اگر یہ غم بہہ دے گا تو اللہ عالم نہیں ہے کہ ایک بندہ ہر وقت گناہوں سے محفوظ  
رہے پریشان ہو لیکن پھر بھی نا فرمانی نہ کرے اور غم نہ مارے تو اللہ ارحم الراحمین ہے اس  
کے دریا سے رحمت میں جوش آتا ہے کہ میرا بندہ میرے راستہ کا کتنا غم اٹھا رہا ہے۔ پسے  
واڑھی نہیں رکھتا تھا اب واڑھی رکھ لی۔ سب مذاق اڑا رہے ہیں مگر کتنا ہے کہ کوئی پردہ  
نہیں۔ میرا اللہ تو حسد شس ہے آج تو جوگ مذاق اڑا تو قیامت کے دن نثار اللہ  
تمہارے یہ مذاق نہیں اٹھایا ہوا ہے گا۔

- ۱۷۔ استزلال شیطان کا سبب کسب معصیت ہے۔
- ۱۸۔ جلد توبہ کرنے کا ایک عجیب خاتمہ۔
- ۱۹۔ خدا کا دل پر حق تعالیٰ کی صفاتِ کرم و صفاتِ فضل کا طہرہ۔
- ۲۰۔ تقرب الی اللہ کے دو راستے۔
- ۲۱۔ ایک راستہ تقویٰ ہے دوسرا راستہ توبہ ہے۔
- ۲۱۔ جاہ اور باد و دھولک بیماریاں۔
- ۲۲۔ آقا اور اللہ کا قرب۔
- ۲۳۔ کبر کا ایٹم جم اور اس کے اجزائے ترکیبی۔
- ۲۳۔ بطر لئی اور محمد ان س کبر کے دو جزو اعظم۔
- ۲۳۔ کفایت نفرت واجب کا فر کو حقیر سمجھنا حرام۔
- ۲۵۔ مجدد اعظم حکیم الامت تھانوی کی شانِ عبدیت و خائیت۔
- ۲۵۔ کبر کا جم و سپہ منزل اسکا ڈ۔
- ۲۵۔ کبر سے نجات کا طریقہ۔
- ۲۶۔ نافرمانوں کو حقیر نہ سمجھنے کا طریقہ۔
- ۲۸۔ حصول تقویٰ کا آسان طریقہ۔
- ۲۸۔ عشق مجازی کے شدید بیماریاں کے لیے نسخہ اصلاح۔
- ۲۹۔ علامہ خالد کردی کا واقعہ۔
- ۳۰۔ صفتِ صمدیت حق تعالیٰ کی امدیت کی دلیل ہے۔

مہاجر تہا، اللہ دلوں کی وضع اور اللہ دلی بھی، اس کا، اللہ والا بن گیا۔ اس کی، تیس سینے کو آپ  
جیزان رو جائیں گے جیسے کوئی بہت بڑا عارف باللہ ہے لیکن غم اٹھایا کر نہیں، اس کو غم تو  
اب تک سہہ۔ کہتا ہے کہ اب بھی اگر کہیں گامے کی آواز آتی ہے تو دل میں غم جتا ہے۔  
وہ چاہتا ہے کہ سن لوں لیکن نہیں سنا۔

## نافرمانی کی بے وقعتی

جس کو غم اٹھائے کی عادت نہ ہو، غم اٹھانے کا، راہ وہی نہ ہو وہ عالم اس راستہ  
میں بے کار ہے۔ اس کا قدم بیکار ہے، اس قابل ہے کہ قتل کر دیا جائے۔ مولانا، مولیٰ رحمت  
اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو پیر اللہ سے راستہ میں نہ ہیں اللہ کی مسجد کی طرف نہ جاتیں ان  
پیروں کا کٹ جانا بہتر ہے، جو ہاتھ اللہ کی عادت میں لگیں، جو اسود کا بوسہ نہ کریں، اللہ  
والوں سے مصافحہ نہ کریں ان آتھوں کا قطع ہو جانا بہتر ہے، جو کائنات اللہ کی مانت نہ نہیں اس  
قابل ہیں کہ ان کو دیکھتے بائیں، چہرہ لگیں، اللہ سے ملنے کے طور سے قابل نہ ہوں، اللہ کی نافرمانی  
کرتی ہوں وہ لگیں کمال کر چھینک دیے گئے قابل ہیں۔ جو اللہ کا نافرمان ہو وہ لوند واپنے  
سے قابل نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کسی کو مار ڈالیں یا لنگھو پھوڑیں یا کان کاٹ  
ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ ایسے شخص کی کوئی وقعت نہیں۔ یہ کہ اللہ تمہارے کاظم و کرم ہے  
وہ موقع دیتے ہیں کہ شاید یہ توہم کرے، اب کرے، اب کرے۔ لیکن ہمارے اسرار  
علیٰ اہمیت کی نہا میں۔ اگر حق تمہارے ملیم نہ ہو تو ہمارا وجود نہ ہوتا۔

## تقویٰ کیا ہے

دوستو! یہ عرض کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کو پہلے بیان نہیں کیا۔ پہلے فرمایا  
 لَا تَلْبِسْكَ الْجُؤْرَةُ سَمْعِیْنِ مَعْمَارِیْ اَنْدَرُ، فرمائی کہ تقا سے رکھ دیتے۔ اب تمہارا  
 کام ہے کہ اس تقا سے برکت ملے کہ وہ خود کو دھت کے اگلے جز پر تمہارا عمل ہو جائے گا۔ یہی  
 تقویٰ پیدا ہو جائے گا یہ مادہ فوجہ میں مافریال کا مادہ تقویٰ کا سو قوت علیہ ہے تقویٰ حاصل  
 کرنا چاہتے ہو تو صرف گناہ چھوڑ دو گناہ کے تقاضوں پر عمل نہ کرو۔

## کام نہ کرو اور انعام لو!

میں نے دنیا سے ٹیکسٹری والو تم تو مزدوری کر کے انعام دیتے ہو لیکن بہت کم انعام  
 لو کام نہ کر کے۔ چوری نہ کرو، ڈاک نہ مارو، جھوٹ بھرت ہوو، عورتوں کو مست دیکھو، عینوں کو  
 مست دیکھو، کام نہ کر کے انعام تقویٰ اور میری دوستی کا انعام ملے لو۔ کیونکہ تقویٰ کس چیز کا  
 نام ہے، تقویٰ نام ہے اس کا کہ گناہ کا تقاضا پیدا ہو اور پھر اس پر خدا کے خوف سے  
 عمل نہ کرے اور اس میں جو علم ہو اس کو برداشت کرے اور اس علم پر پختہ دلیلی نہ ہو کہ  
 آدمی نے کیوں تقدی اختیار کیا کاتس تک نظر دیکھ لیتا۔ یہ پختہ دلیلی اور حسرت تب تک  
 ہے کہ لو کہ شیطان اس کی حماست بنا رہا ہے ابھی اس کا دل کچا ہے ایمان خام ہے۔  
 ایمان کامل جب ہو گا کہ گناہ سے اپنے کو بچا کر اس کا غم اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے  
 غرض سے مست ہو جائے۔



## مستی کسے کہتے ہیں؟

مستی دو شخص ہے جو گناہ سے اپنے کو بچائے، اپنی نظر کو بچائے عورتوں سے جنہوں سے اپنے کو مہوشت سے بچائے، ارشوت سے بچائے ماں باپ سے ساتھ چسپلوگی و بدترینی سے بچے، بیوی پر ظلم و زیادتی کرنے سے بچے پڑوسیوں سے حقوق میں ظلم کرنے سے بچے ہر وقت جائز اور ناجائز پر عمل کرے اور بچھڑائے بھی نہیں کرے یہاں سب سلام علیک مذہب ہے کہ ہمیں ہر وقت جائز و ناجائز کی مصیبت میں ڈال دیا۔ اور سے ظالم مصیبت میں نہیں ڈالا اسلام نے مصیبت سے بچایا درد اگر کھلے سانڈ کی طرح کھیر کھیت میں منڈرائے تو اتنی لاشیاں پاتا سرحدیں حرام ہو جاتا۔ وہ دیہات میں جا کر دیکھ۔ جو سانڈ ہر کھیت میں منڈرائے ہے اس پر اتنی لاشیاں پڑتی ہیں کہ بیٹھیں ایک ایک جگہ نہیں جاتی کھوسلاست ہو اور جب بیمار ہوٹل ہے تو اس گا کوئی علاج کرے والا نہیں رہتا۔ جب مر جاتا ہے تو کوئی دفن کرنے والا نہیں ہوتا جیل کرے کہا جاتے ہیں۔

## بیعت کی حقیقت

یہ بھی کوئی زندگی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے قید و بند سے آزاد ہوتا ہے اس کی زندگی ایسی عفت اور بے گس کی ہوتی ہے اور جو اللہ والا ہوتا ہے اللہ والوں کے ہاتھ بکاتا ہے وہ دراصل اللہ والوں کے ہاتھ نہیں بکاتا، اللہ تعالیٰ کے ہاتھ فروخت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے زمین پر اپنے سایہ سے رکے ہوئے ہیں جو بندوں کو بے ہاتھوں پر غریہ کو اللہ تک پہنچا دیتے ہیں۔

## بیعت کی ایک حسی مثال

جیسے وزیر اعظم کو گندم عین سب تو کھانے سے گندم خریدنے کے لیے وزیر اعظم نہیں  
 آتا بلکہ ہر علاقہ کے ڈپٹی کمشنر کو اپنا علاقہ دیتا ہے کہ کھانوں سے مابعد قانچم کے سرکاری  
 چپے سے اس کو دانگی کر دو اور اس سے گندم خرید کر اور اسلام آباد بھیج دو۔ اسی طرح اللہ کے  
 اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے ہیں۔ بندوں کو خرید کر وہ اللہ تعالیٰ کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ یہی  
 وہ اللہ تعالیٰ کا راستہ بتا رہے ہیں جس پر چل کر وہ اللہ والا ہو جاتا ہے۔ وہ سب بے نہیں  
 خریدتے، اللہ تعالیٰ کی جگہ کھانے کے لیے بیعت کرتے ہیں۔ بیعت کے سس ہیں کچھ  
 دراصل وہ کتنا ہے اللہ کے ہاتھ۔ وہ دانوں کا ہاتھ مایندہ ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ  
 فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے ہی سنی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں وہ اہل ہیں  
 میرے ہی کا ہاتھ ہیں ہے، میرا ہاتھ ہے **يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ** اللہ کا ہاتھ ہے  
 وہ۔ سب صحابہ کچھ کو کو کو میرے ہاتھ پر سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر رہے  
 ہو وہ میرے ہی کا ہاتھ ہیں ہے **يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ** لے صحابہ تمہارے ہاتھوں  
 پر بخاہر نہی کا ہاتھ ہے مگر اس ہاتھ میں دراصل میرا ہاتھ ہے۔ نبی کا ہاتھ میرا خلیفہ اور نایندہ  
 ہے۔ تو اسی طرح جو اسے رسول اسے ہیں جب وہ بیعت کرتے ہیں تو اس کے ہاتھ پر لکھ  
 کا ہاتھ ہوتا ہے: بیعت ہونے والا اللہ کے ہاتھ پر دست ہوتا ہے اس سے اہل اللہ کے  
 گروہ میں شامل ہو کر جلد اللہ والا ہو جاتا ہے۔

تو عرض کر رہا تھا کہ گندم کے تھانوں سے پریشان نہ ہو، یہ تھانے سب کی نایب  
 کے لیے بیٹھ رہی ہیں۔ جس کو یہ تھانے نہیں جوں کے تو وہ بیٹھ رہا ہو ہاتھ لکھ چر داریت

خاصہ دل ہی نہیں سکتی۔ اگر انسان بالکل مغرور و جاستہ کوئی تقاضا ہی اس میں پیدا نہ ہو تو  
ولی اللہ بھی نہیں ہو سکتا۔

## فرشتوں پر اولیاء اللہ کی فضیلت کا سبب

اولیاء اللہ فرشتوں سے ہی پیئے باؤں سے کہنے، وہی پیئے من کا اور فرشتوں سے  
زیادہ ہے کہ ان کے دل میں گناہ کے تقاضے پیدا ہوتے ہیں لیکن یہ من پر عمل نہ کر کے دل  
پر غم اٹھائیے ہیں۔ فرشتے دیکھتے ہیں کہ ہم کو کوئی تقاضا نہیں ہوتا لیکن یہ بے چارے  
ہر وقت تقاضوں کا غم اٹھا رہے ہیں اور پھر بھی اپنے نفس سے کہنے پر عمل نہیں کر رہے ہیں  
اور اپنے اللہ کی عبادت میں لگے ہوئے ہیں۔ میں تو سبے قَاتِلُہُمْ کَافً وَّجَوْرُکَہَا وَتَقْوَاکَہَا  
میں اس کے تقاضوں پر عمل نہ کرنے ہی سے تنہائی ملتا ہو کہ ہے

## الہام فحور و تقویٰ کی دیاسلانی سے عجیب مثال

غیر شر و تقویٰ و فحور کے دونوں باتوں سے جراثیم تھانے نے چھوئے اللہ مکہ میں اس  
کی مثال اللہ تبارک نے دی ہے یہ معافرائی نہ یہ اذہ سے گریا ایک دیاسلانی ہیں۔ دیاسلانی  
خود بخود نہیں ملتی۔ جب اس سے تل رکھتے ہیں تب آگ لگتی ہے۔

پس مادۂ فحور و تقویٰ کی یہ دیاسلانی جراثیم تھانے نے ہمارے اندر رکھ دی ہے  
اس کے ایک طرف خیر کا مادہ لگا ہوا ہے اور ایک طرف شر کا مادہ لگا ہوا ہے۔ دونوں  
ملا جینے لائے ہمارے اندر رکھ دیں۔ فحور اور عافرائی کا مادہ بھی رکھ دیا اللہ تعالیٰ بننے کی  
صلاحیت بھی رکھ دی مگر نہ شر میں آگ لگنے کی نہ خیر کا چرائی و تسن ہو گا جب تک کہ ہم

دیا سلائی سے تیل اگڑی کے میں اور اوس کی تیلیاں موجود ہیں اور وہ تیلیاں کیا ہیں آپ  
 ہاں نقوی کی صحبت میں رہنے لگے تو کیا آپ نے نقوی کی تیل رگڑ دی۔ آپ نقوی کا پر  
 روضہ جو جلتے گا۔ محض کا انتخاب پیدا ہوا آپ نے بہت گھر کے وقت سے کو کھل دیا اس پر  
 صل میں سماتا آپ نے میری تیلی کو رگڑ دیا اب نقوی کا نور پیدا ہو گیا لیکن اگر یہ بخری کر لی  
 نالکوں کے پاس لٹھنے بیٹھے تھے۔ جیسوں سے دل سلا لٹھٹے آکر بیٹھے کہ ہمارے  
 اور شکر لا جو اذیت ہے قاتلہا قاتلہا جو رگڑا اس تیلی کو آپ نے رگڑ دیا لہذا اب شر کا گ  
 پیدا ہو گیا۔ اب مشق کا زہی کی گ میں مل رہے ہیں تڑپ رہے ہیں پریشان ہیں یہ لٹھ  
 تھکے کا ظلم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ظلم سے پاک ہیں یہ تو نور ہم نے ہے اور ظلم کیا کہ  
 مجھ میں تیلی رگڑی۔ جتنا ہوں کے تھک سوں سے کچھ میں ہوتا لیکن جو کچھ جانتے اسی پر کچھ  
 جانتے کہ تم نے تیلی کو رگڑا کیوں نہیں کیا، کے تھک سوں پر عمل کیا جب کہ ہم نے نفس  
 کی وجہ سے تھک کر کے کا حکم دیا کہ اس دم نور تو کر رہے ہیں میرا راقی و فخر کے  
 عناصر پر عمل کرنا، باج میں سے کچھ میں ہوتا تھا اس پر عمل مت کرنا۔ مگر ان کے عناصر  
 سے کچھ میں ہوتا، یہ تھا کہ کچھ میں میں تم اس پر عمل نہ کرو ورنہ عناصر کے شدہ اس کے  
 سبب اختیار کر کے دور نہ اس دور میں رگڑ لکھ رہے کی۔ پھر وہی ہر گز تیلی کے  
 بارہو پچھن جس سے پیچھے جاگت ملا جلتے گا۔ یہ دو چیز تاک میں ہے کیوں کہ خرابی کر  
 کے اس نے پائے اور ہے اس کی رست کا منہ شاہان اللہ رست کے تک سلی۔

## استیصالِ شیطان کا سبب کب مصیبت ہے

اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں رَبَّنَا شَرُّنَا لَنَا لِقَبْضِ يَمِينِنَا

کُتُبُوا شیطان میرے کسی بندہ کو چھوٹے میں سکتا جب تک کہ وہ کوئی عبادت نہیں کرتا اور میری  
 رحمت سے اپنے کو دور میں کریت۔ شیطان اسی کو چھوٹا ہے کہ جو پہلے کوئی عبادت کرے  
 میری رحمت سے سایہ سے دُور ہو جاتا ہے۔ ورنہ میری رحمت کا سایہ ہر اور اس کو صلی شیطان  
 بردار کر دے، ناممکن ہے۔ نفس کو میں نے پیدا کیا ہے۔ وہ کثیر الامر بالمعسوس ہے۔ جملہ کے  
 ضعیفہ نفس کے کہ ہے لیکن یاد رکھو اے دُعا دان، لَا مَا وَجِعَ مَرِئَتِیْ اگر میری رحمت کا  
 سایہ رہے گا تو تمہارا نفس تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ لیکن جب تم عبادت کرتے ہو تو تمہارے رب  
 کی رحمت کا سایہ تم پر سے ہٹ جاتا ہے۔ رَبِّدَا اَسْتَرَلَهُمُ الشَّيْطَانُ يَتَّبِعُنَا  
 كُتُبُوا عبادت میں سے یہ بات ہوئی ہے کہ جب ایک عبادت کر لیا تو دوسرا عبادت ہو گا پھر تیسرا  
 ہو گا پھر چاروا ہو گا۔ اگر کوئی ایک بار آنکھ مریب کرے، شغلِ غلش اقبال کے کسی بڑے پ  
 پر تو پھر کھادی تک بد نظری کرتا ہوا چلا جائے گا۔ اور اگر پہلی نظر بدک تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ  
 کی رحمت سے تمام گناہیں محفوظ رہیں گی اور بعض لوگ عبادت سے توبہ کرنے میں اس لیے  
 دیر کرتے ہیں کہ جیسے گلش سے پہلے تو کھادی تک سوچتے ہیں اگر توبہ کر کے کھلیے ان پ  
 پر جو مزہ ہے وہ کھائے لوں گا۔ لہذا توبہ ہی نہیں کرتا۔ گو کھانے کے لیے گوشت توبہ نہیں  
 کرتا کہ آئندہ ہونے لگے استہاب کا بھی مزہ لوں گا۔

### جدد توبہ کرنے کا ایک عجیب فائدہ

لیکن علامہ سید احمد علیہ رحمۃ اللہ علیہ تصدیق العباد میں فرماتے ہیں کہ دیکھو اگر کبھی عباد  
 ہو رہے توبہ ہی سے توبہ کر لیں کہ گناہ سے ایک اندھیرا ہوا ہوتا ہے۔ وہ نہ چہرے  
 سے دس بیس کا ہیڈ کوارٹر ہی جاتا ہے اللہ تعالیٰ اگر نہیں کہہ چکے سطر کی توبہ سے

گناہ ہو جائیں گے۔ لہذا جلدی تو ہے اور خشک خداست۔ سے پھر دل کو روشن کر لو علامہ  
 کو کسی فرمائے ہیں اذ الاستسارۃ القلوب بمراسد العتۃ والقرۃ جب خداست  
 اور توہرے نور سے دل روشن ہو جائے گا تو کئی دیکھے اندھیرے میں شیطان نے جو جیہ کواڑ  
 بنایا تھا اسے چھوڑ کر جھاگ جاسے گا جیسے جھکاؤڑ نہ جھرتے میں رہتے ہے، ایسے کا سراج  
 بجی بھی ہے کو گناہوں کے اندھیرے میں رہتا ہے اگر توہ میں دیکھی تر شیطان دیر تک  
 رہے گا کیا دشمن کو دیر تک اپنے گھر میں آپ رکھنا چاہتے ہیں؟ لہذا اگر خطا ہو گئی تو جلدی  
 سے توبہ کر لی چاہیے تاکہ خداست اور امتحان و توبہ سے اور سے دل سود ہو جائے اور ہمیں  
 جلد جھاگ جائے۔

### خطا کاروں پر حق تعالیٰ صفتِ کرم و صفتِ فضل کا ٹھہرو

آہ، اس مگر اس آیت کی تفسیر میں ملازم آجی رحمتہ اللہ علیہ نے سلطانِ براہیم بن  
 ادھم رحمتہ اللہ علیہ کا واقعہ نقل کیا ہے۔ یہ وہ سلطان ہے کہ جس نے سلطنتِ فدا پر فدا کی اور وہی  
 سالِ غارِ نیشا پور میں عبادت کی۔ اسی کی برکت سے آج اس کے واقعہ سے اللہ کے کلام کی تفسیر  
 تشریح کی جا رہی ہے۔

اب مراد نام بھی آئے گا توہے نام کے ساتھ

دنیاء میں بہت سے، اور شاہدِ مکر سلطنت چھوڑ گئے لیکن ان کو کوئی رحمتہ اللہ علیہ نہیں گستا  
 لیکن، اس سلطان نے جیسے ہی اللہ کے نام پر سلطنت چھوڑ کر فقیری اختیار کی اللہ تعالیٰ نے  
 ان کو یہ عزت دی کہ آج او بیار اللہ کی زبان پر اس کا تذکرہ ہے اور تفسیرِ روح المعانی کے چوتھے  
 پارے میں علامہ آجی رحمتہ اللہ علیہ نے اس سلطانِ غریبِ تخت، تبارکِ تخت کا تذکرہ کیا ہے۔

فرماتے ہیں کہ غارِ نیشاپور میں دس سال حبس کی سزا کے بعد سلطانِ براہیم اس اور حمزہ حج کر کے آئے تو طواف کرتے ہوئے انہوں نے ایک درخواست کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَشْفِعُ بِصَلٰۃِکَ اِلٰی اللّٰهِ ہاں آپ سے مصیبت چاہتا ہوں میں میں ماکل مصمم ہو جاؤں کہ مجھ سے گناہ کبھی نہ ہو۔ دل میں آوارہ آئی کہ ملے سلطانِ براہیم اس اور حمزہ میں باقی رہیں کہ تو نے میری محبت میں عظمتِ خدا کی ہے اور میں تیری محبت کی قدر کرتا ہوں لیکن جو سوال تو کر رہے ہو ساری دنیا سے انسان میرے دروازہ پر یہی سوال کر رہے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ عِذَا دَخَلْتُ مَسْجِدَکَ اَلْعَقِیْمَ ہر انسان حج کرنے آتا ہے مجھ سے یہی کہتا ہے کہ ملے اللہ مجھے مصمم کر دے کہ بے شمار گناہ سے پاک رہوں لیکن سے ابراہیم اگر ہم سب کی دعا قبول کر میں اور سب کو مصمم کر دیں تو ساری دنیا تو ہو گئی مصمم نفسِ حقینتِ مد علیٰ حقینتِ فضل تو پھر میں کس پر ابرائی کروں گا اور کس پر کرم کروں گا۔ میری صفت کرم اور صفتِ فضل اور صفتِ منفرت کس پر ظاہر ہوگی۔ یہ درخواست کرو کہ سے اللہ مجھ کو معن ہوں سے غفلتِ خدا اور توفیق دے دے توبہ کی اور استقامت کے ساتھ رہنے کی اور اگر پھر بھی خطا ہو چلتے تو پھر توبہ کرو۔

## تقرب الی اللہ کے دو راستے

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد علامہ سفرینی رحمۃ اللہ علیہ سے تیس سال تک دُعا مانگی کہ سے اللہ مجھے مصمم کر دیتے، عصمت دے دیتے کہ مجھ سے بس کبھی خطا نہ ہو۔ یہ بھی ان کا ایک تقاضا تھا۔ یہ دُعا وہی مانگے گا جو اللہ کی نافرمانی نہیں چاہتا۔ ایک دن ان کے دس بیس حیاں آئیں کہ باوجود کرم ہونے کے اللہ تعالیٰ نے

میں سال تک میری دعا قبول نہیں کی

## ایک راستہ تقویٰ ہے اور دوسرا راستہ تو ہے

آسمان سے آواز آئی کہ اے اسرافیل! تو مجھے صحت مانگتا ہے جب کہ میں نے اپنا دلی اور محبوب بنانے کے دو راستے رکھے ہیں ایک تقویٰ کا راستہ، ایک تو یہ کہ راستہ کیا تو نے قرآن پاک میں نہیں پڑھا، اِنَّ اللّٰهَ يُجِيبُ الشَّرَافِیْنَ اللّٰہ تعالیٰ تو یہ کہنے والوں کو اپنا محبوب بناتا ہے جب وہ کمر کھینچیں تو تو ایک کمر کیوں متحرک رہا ہے۔ اگر پر پناستے بشریت، حلال ہو جائے تو تو بہت سے راستے سے میرے قریب آجا۔ مگر اگر خطا کر لیکن جب کچھ زیادہ ہو جاتی ہے تو کبھی باتیں بھی چل جاتی ہے۔ لہذا اگر خطا ہو جائے تو تو یہ کہے پر محبوب ہیں جا۔ تو تقویٰ رکھے دو راہ سے ہی سے کیوں آنا چاہتا ہے جس کے میں نے دوسرا راہ تو یہ کامی کر لایا ہے۔ جب میں نے دو راہ سے کھولے ہیں تو اپنے لیے ایک راہ والہ کیوں متحرک کر رہا ہے۔ تو بہت سے راستے سے میرا محبوب ہیں جا۔ لگاتار محفوظ رہنے کی دعا کرو موسم بہار کی دعا صحت کرو

## جاہ اور باہ دو ملک بیاباں

لہذا اگر خطا ہو جائے تو تو یہ میں دیر نہ کر دوں گا ہوں سے پہنچے ہیں جان کی باتی لگا دو۔ وہ خطوں میں چڑا ملک عرض کر رہا ہوں۔ وہی بیاباں ہیں جو ملک کو اللہ سے دور رکھتی ہیں۔ ایک جاہ دوسری باہ کہتے ہیں قوت مردانگی، شہوت، خواہش جس سے مغلوب ہو کر انسان بد نظری بننا اور شہوت کے گناہوں میں مبتلا ہو کر اللہ سے دور



ہو جاتا ہے۔ جاہ گتے ہیں کیر و محبوب بڑائی، مخلوق میں تہرت و عزت چاہنا۔ ان دو بیماریوں  
کو اگر انسان نکال دے تو اللہ والا ہو جائے۔

## آہ اور اللہ کا قرب

بس جاہ کا جسم نکال دو اور باد کا باہ نکال دو پھر کب روح جاتے گا؟ آہ اور آہ کو اللہ سے  
اتنا قرب ہے کہ جب اللہ کو گئے تو آپس آہ کو اللہ میں پاؤ گے جلدی آہ کو اللہ تھالے نے اپنے  
نام پاک میں شامل کر رکھا ہے تاکہ جاہ اور باد نکالنے کے بجاہد میں اس کو غم ہو تو چنی ہو تاکہ  
میرے نام میں نہ ہیں۔ بتاتیے وہ بھلوں میں پورا تصوف آگیا یا نہیں کہ باد کا جہم اور ماہ کا  
باہ نکال دو اب جاہ اور باد دونوں مسکن ہو گئے دل سے اپنی بڑائی نکال دی اللہ شہوت  
سے متخاصوں پر غلبہ ہو گئے تو سمجھو کہ جاہ کا جسم نکال دیا اور ماہ کا باہ نکال دیا یعنی وجہیں  
میں جو انسان کو سرود اور شیطاں کی حالی پر چڑا کر اللہ سے دور کرتی ہیں۔ کوئی گہر سے مروقت  
اپنے کو بڑا سمجھتا ہے، کوئی ٹیڈیوں سے بکریں سے اس وقت مروانگی جو باد نے مغلوب کیا  
ہو رہے۔ حاجی امداد اللہ صاحب شیخ اسلوب دایم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفس کی تمام  
بیماریوں میں اصل درد ہی تو ہیں باقی سب اس کی شاخیں اور برانچ ہیں ایک جات ہی ایک ہی  
جاہ سے سمن ہیں پتے کو بڑا سمجھنا۔ بس اس کو مٹ دو ابھی کیسے جھیلہ کرتے ہو کہ ہم بڑے ہیں  
یہ فصل تو قیامت میں لٹ کر رہے گا۔ ہماری قسمت اللہ لکھنے کا جو علام اپنی قیمت عود لگانا  
سے اتنی بڑی دلربا نہ ہے۔ علام رسدہ سیماں نمائی سے لیکھے، بیکار ملتے ہیں۔

ہم لیلے ہے یا کہ وجہ سے رہے

دہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

حبِ میہاں قیامت میں اللہ عزت و کرامت کے تو ان کے کرم کا شکریہ ادا کرتے جتے  
 مت میں چلے جاؤ۔ مگر دنیا میں اپنی قیمت لگانے والا ہر کسی بھی فائدے سے اپنے کو بہتر  
 سمجھتا ہے شکریہ ہے۔

## کبر کا ایٹم بم اور اس کے اجزائے ترکیبی

سرورِ عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس کے دل  
 میں ایک سرسوں کے دانے کے برابر بڑی ہوگی وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ جنت میں جانا تو  
 درکنار اس کو جنت کی خوشبو بھی نہیں ملے گی لَقَدْ جَعَلْنَا جَنَّاتٍ ۖ حَتَّىٰ كُنَّا يَخْتَفُونَ  
 ثَوَابَ النَّاسِ ۚ يَكْبَرُ كَايَ شَيْءٍ لَّيْسَ لَهُ خَبْرٌ مِّنْ عَالَمِ صَالٍ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وحیِ مبارک پر ایٹم بم  
 متجہ کہ جس سے انسان جنت سے محروم ہو سکتے اس کی ہوا بھی نہ پائے اس کا نام کبر ہے۔  
 انسان کی فکر ہوں چاہئے۔ ایسا ہو کہ یہ ایٹم بم ہمارے دل میں ہوا اور ہمیں خبر بھی نہ چلے۔  
 لہذا ہم ڈیڑھ ریل، سکوڑا بیسی اہل اللہ سے مشورہ کر لیں کہ دل سے کسی کو ملے یہ کیوں یہ ایٹم بم تو جنت

## بَطْرُ الْحَقِّ اور غَمَطُ النَّاسِ کبر کے دو جزو اعظم

عکبر کیسے؟ اس کے اجزائے ترکیبی سے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے مطلق فرمایا بَطْرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ میں حق بات قبول نہ کرنا کبر ہے جیسے بعض  
 لوگ کہتے ہیں کہ ہم نہیں مانتے، کچھ بھی کہتے رہو، ہم عمل نہیں کریں گے۔ ہم مولویوں کی بات  
 نہیں سنتے۔ حق بات جانتا ہے، دل بخور رہا ہے کہ یہ شخص حق بات کہہ رہا ہے مگر اس کو قبول  
 نہ کرے یہ عکبر ہے اور دوسری علامت ہے غَمَطُ النَّاسِ۔ اس کا لفظ مشیٰ ہے

سوئی نہیں فرمایا۔ اس فرمایا۔ لہذا اگر کسی کافر کو بھی حقیر سمجھتا ہے تو بڑائی اور وہ سزا سے لائق ہوگی۔ جنت کی خوشی بھی نہیں پاتے گا۔ اب آپ کہیں گے کہ عہد کافر کو بھی ہم حقیر نہ سمجھیں۔ تو جب سمجھ لیے کہ کافر کے کفر سے نفس دکن فرض سے بڑا کافر کو حقیر نہ سمجھنا حرام ہے۔ کیونکہ جو سمجھتا ہے کہ مرتے دم اس کو گناہ عیب ہو جاتے اور اس کا خاتمہ یابن پر ہو۔

### کفر سے نفرت واجب کافر کو حقیر سمجھنا حرام

مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہندو ہفتے کو جواب میں دیکھا کہ جنت میں شامل رہا ہے۔ پہچان کر لاد ہی تو کہاں سے جنت میں آگیا اس نے کہا کہ مولوی صاحب کہتے دم ان کی کڑی تمی میں کہ پڑھ لیا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہندو کہہ کر کن کنی کہتا ہے یعنی دکنے دن بات لیکن اللہ تعالیٰ کی توفیق ہو گئی۔ عمر پھر دم نہ مہیا تھا مگر مرتے وقت کام ہی گیا۔ کافر کو بھی حقیر سمجھنا، اس لیے حرام ہے۔ نہ معلوم خاتمہ کیا لکھا ہوا ہے۔

مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ہیچ کا منہ دیا یہ غوری مسنگریہ

کہ مسلمان بدوش ہا شد امید

بہن کافر کو بھی ذلیل مت کہو۔ حقارت سے مت دیکھو کیونکہ مرنے سے پہلے اس کے مسلمان ہو جانے کی امید ہے۔ دوسکتا ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر لکھا ہوا اور پہنے ہا سے میں سوچ کر نہ معلوم علم الہی میں خاتمہ کیا لکھا ہو ہے۔ کیا کارٹی کیا صارت ہے

## مجدد عظیم حکیم الامت نومی کی شان عبدیت و قنایت

اس لیے حکیم الامت فرماتے ہیں کہ شرف ملی اپنے کو ساری دنیا کے مسلمانوں سے  
 فی الحال بدترین بھگت ہے یعنی سجدہ حالت میں ہر مسلمان کو اپنے سے بستر بگھٹا ہوں کو ہو سکتا  
 ہے کہ اس کا کوئی عمل اللہ کے یہاں مقبول ہو اور میرا کوئی عمل مقبول نہ ہو اور نہ ناراض ہو  
 ابھی کیا بت ہے اور فرماتے تھے کہ ساری دنیا کے کافروں سے اور ساری دنیا کے مانروں  
 سے سدا بدگفتوں سے اشرف ملی ہے کہ بدتر ہو کر بگھٹتا ہے فی الحال یعنی پنجاب کے اعتبار  
 سے اپنے کو کر بگھٹتا ہوں کہ نہیں معلوم پیرا خاندان بھگتا ہو گا اور جب حاشہ کا علم نہیں تو ابھی اپنے  
 کو کیسے بستر بگھٹوں۔ شہان اشد! حضرت کے کیا معلوم ہیں اور اللہ اللہ میں بھی کیا خود ہے  
 مسلمانوں سے اپنے کو کر بگھٹتا ہوں فی الحال ہر کانزدوں اور بدووں سے بدتر بگھٹتا ہوں  
 فی الحال۔ اور وہ بایا کرتے تھے کہ جب حیاں آتا ہے تو دل مرد جانتا ہے کہ نہ جانے قیامت کے  
 دن اشرف ملی کا کیا حال ہو گا اور فرماتے تھے کہ جہاں جہاں جنت جوتیاں آتیاں گے اگر  
 اشرف ملی کو ان کی جوتیوں میں جگہ مل جائے گی تو میں اس کو نصیحت بھولوں گا اور اس کا مٹی  
 مجھے استحقاق نہیں بلکہ یہ اس لیے ہے کہ دونوں کا مکمل نہیں اور ایک ہم ہیں کہ جنت کی  
 ٹھیکیداری اپنے ہونے میں۔ چند رکعت نفل پڑھ کر بگھٹتے ہیں کہ میں جنت کے مالک ہو گئے  
 یہ حماقت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے۔

## کبر کا ہم ڈسپوزل اسکو اوڈ

میں یہ دوستو! کبر کا مرض جب اتنا خطرناک ہے کہ جنت کی خوشیوں میں نہ رہے گا

عج عمر و تہجد اشراق سب کچھ ہوتے ہوئے بھی جنت کی خوشبو نہیں پائے گا اور یہ درست اور  
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جب یہ اتنا خطرناک کیم ہے کہ آدمی جنت سے محروم ہو جائے  
تو پھر آپ کیوں ایم ڈیونز لیا سکوا اسے نہیں ملے۔ وہ کون ہیں ؟ وہ اللہ والے مشائخ و  
زرگان ہیں۔ ان سے پوچھئے کہ میرے اندکیر تو نہیں ہے۔ ان سے پامس رہیں گے  
تو وہ خود بتا دیں گے انشاء اللہ۔ حضرت یکیم لاسٹ فرماتے ہیں کہ جب تانقاہ میں کرنی  
تو دم رکھنا ہے اور ایک نظر اس کو دیکھنا ہوں تو اس کی ساری بیماریاں اس میں آجاتی ہیں  
جیسے، یکسرے ہو جاتا ہے کہ اس میں کبر ہے، اس کی سنگھوں میں شہوت کا اتر ہے، یہ  
مہینوں کی تاک بھانک کرتا ہے، پہلی ہی نظر میں سب پتہ چل جاتا ہے۔ جن سے اللہ  
تعالیٰ شکر و اصلاح کا کام لینے ہیں ان کو یہ ملک بھی عطا فرماتے ہیں۔

### کبر سے نجات کا طریقہ

لنفا دو چہروں سے پچنے، فیر ایک اپنے آپ کو بڑا سمجھنے، دوسری ڈیلکٹ انسانوں  
سے اپنے کو کتر سمجھنے تو گویا آپ لفظ الناس سے بچ گئے اور احتیاطا کسی کسب صبح و شام  
زبان سے کچھ بھی نہ کہئے اللہ میں میرے سارے مسلمان بندوں سے فی امان کتر ہوں  
لعد تیرے تمام کافروں اور کوروں سے بدتر ہوں فی اسال میں انجام کے متبادر ہے۔ اگر  
زبان سے آپ کہتے رہیں گے تو انشاء اللہ دوسروں کی حقارت دل میں نہیں آئے گی و  
دوسرے بیک حتی بہت قبول کر لیتے۔ جب سلوم ہو جائے کہ ملاں بات حق ہے اس کو فدا  
قول کریں بس کبر سے پاک ہو گئے گی کہ کبر سے اجزائے ترکیبی اور ٹیریل میں میں دو باتیں  
تھیں اور دونوں سے آپ نکالت پاس گئے۔ جو حق بات کو قبول کرے وہ اپنے کو بڑا سمجھے

وہ کبر سے پاک ہے۔

## نافرانوں کو حقیر نہ سمجھنے کا طریقہ

ہمسایان کی چاہے قسم ہی خراب حالت ہو، کوئی تنہا ہی زانی شرابی اور حقیر نہ سمجھئے۔ آپ کہیں گے کہ کافروں سے اور نافرمانوں سے تو نفرت ہوتی ہے۔ نفرت اور بغض کافرانہ ایمان کے عمل سے کرو۔ کافروں کے کفر سے، ناسقوں کے فسق سے نفرت و بغض رکھو، جب بے مین عمل سے نفرت کرو، حال سے رو کرو، فعل سے نفرت کرو اس کے فاعل سے نفرت نہ کرو۔ سب آپ کہیں گے کہ یہ تو بہت مشکل ہے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بہت آسان ہے جیسے کوئی شہزادہ جس کا چہرہ چاند کی طرح سے ہو لیکن روشتائی کا کرشمہ تو آپ شراب کا حقیر نہیں سمجھے یا اس کے روشتائی لگانے کے فعل کو، شہزادہ کو حقیر نہیں سمجھیں گے کیونکہ مانتے ہیں کہ شہزادہ سے اتنے معلوم کب چہرہ کا حوالے اور چاند کی طرح چمک جانے بس اس سے کہ یہ لگے کہ فعل سے نفرت کیجئے لیکن فاعل کو حقیر رکھئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ بھی تو بکر کے ایمان ہو کر ولی اللہ ہو جائے۔ البتہ جس کو، قرآنی میں بتلوا دیکھئے تو ڈراما کے کردار اللہ ہی سے ملے ہوئے ہو، مگر مخلوق فرما اور پروردگار ہی پڑھوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہِیَّ عَالَمِیْ جَسَّاءُ اَنْتَ اَللّٰہُ رَبُّہٗ وَ مَقَاصِیْ عَلٰی کَثْرَتِہٖ وَہُمْ خَلْقٌ تَقْضِیْلًا شکر ہے کہ سے خدا آپ نے مجھے اس گناہ میں مبتلا نہیں فرمایا اگر کہیں کسی کو دیکھو اور ذل تو دیکھو ہی نہیں لیکن کبھی نظر پڑ جائے کہ کوئی کسی ٹیڈی کو دیکھ رہا ہے تو فوراً اپنی نظر ہٹا کر کہو کہ اے خدا! آپ کا حسان سب کہ آپ نے مجھے اس صیبت سے بچایا ہوا ہے، اس روحوالی بیماری سے محفوظ رکھا ہے۔

## حصولِ تقویٰ کا آسان طریقہ

اب میں آپ سے اپنے شیخ و مرشد شاہ عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بات عرض کرتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ نہ تمہارے کمالِ رحمت ہے کہ جہاں تقویٰ فرض کیا تقویٰ کو آسان کرنے کا نسخہ میں بیان کر دیا۔ وہ کیا ہے۔ کُذِّبَ الصَّغَرُ وَبَقِيَ الْكَبَرُ۔ ہل تقویٰ کے ساتھ رہو۔ دیکھتا ہوں کہ تکبر کن دکر دے گا۔ ان کے ساتھ رہتے رہتے ایک دن مریض دل جاسے گا۔ پیسے جو بھنگی پاڑہ میں رہتا تھا لیکن اب باغ میں رہتا ہے پھولوں میں رہتا ہے، چنبیلی اور گلاب سے درمیان رہتا ہے اس کا مریض بھنگی پر کاہنم ہو جاتا ہے۔ پھر وہ بھنگی پاڑے میں جا کر گواکھتر نہیں سونگھے گا۔ ہمت سے کچھ دن تک بھنگی پاڑہ بانا چھوڑ دو۔

## عشقِ مجازی کے شدید بیماروں کے لیے نسخہٴ صلاح

اگر خانقاہ سے نکلنے میں خطر ہے کہ خمس پھر بھنگی پاڑے جاسے گا اور گناہ کر دے گا تو سال دو سال کے لیے باہر نکلا چھوڑ دو۔ کوئی رشتہ دار ہو کوئی ہو سب کو اللہ پر خدا کر دو اور کہہ دو کہ وہی یہاں آکر مل لیں وہ کچھ بھی کہتے رہیں کہ اللہ کا رستہ بہت مشکل ہے کسی کی پروا نہ کرو۔ پھر یہی رشتہ دار آپ کے قدم چوم لیں گے تب تقویٰ کا تاج آپ کے سر پہ ہوگا، آپ کی آنکھوں سے نورِ تقویٰ نکلے گا تو آپ کے تقویٰ کی خوشبو ظاہر ہو جائے گی۔ سَتَجِدُنَّ لِقَابَهُ السَّخِیْنُ وَوَدَّ اللَّهُ تَالِیَهِ وَوَدَّ کُتُبَہِ ہاں کہ جو گناہ چھوڑ دے، میری حالت میں اس کو خدا محبوب کر دوں گا اس کو کوئی توبہ

کئی شیرے نسل کی ضرورت نہیں ہے۔ جب وہ میرا ان کچا خواب میرا کام ہے کہ میں مخلوق میں اس کو محبوب کر دوں۔ تم یہ کیوں کہتے ہو کہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا راستہ سخت ہے۔ کچھ دو کہ میں بریض ہوں امیر کے شیخ کے توبہ یار ہے کہ دو سال تک خانقاہ سے نہ لگو۔

### علامہ خالد کردی مرزا شریف کا واقعہ

دیکھئے علامہ خالد کردی، ملک شام کے اتنے بڑے عالم شاہ غلام علی صاحب کی خانقاہ میں چلے گئے تھے وہی آئے۔ شاہ غلام علی صاحب حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے خلیفہ تھے۔ ان سے ملاقات کیے شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تشریف لائے۔ علامہ خالد کردی نے ان کو پرچہ لکھ بھیجا کہ اس وقت میں ہے شیخ کی خدمت میں چلے کر رہا ہوں اس وقت میں شیخ کے علاوہ کسی اور طرف توجہ نہیں کر سکتا۔ میں چلے کی تکمیل کر لوں پھر خواتین کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ یہ سب اصدان کا منصب کہ شیخ ہو کہ جسے اس پر عمل کر دے۔ کچھ بھی ہوتا ہے۔ جب تک ساری مخلوق کو اپنے درشتہ داروں کو اپنی تہارت گاہوں کو اپنی آرزوؤں کو اخلاقی مرضی پر نہ کر دے اللہ نہ ملے گا۔ خود کر مسیات الیہ کے تاج کر دو پھر دیکھو کیا ملتا ہے۔ جو شخص مشق کمازی کے بہت ہی شدیدہ بریض ہیں مرض کی انتہا تک پہنچے ہوئے ہیں ان کے لیے کتا ہوں کہ دو سال تک خانقاہ میں رہیں باہر نہ نکلیں ہاں کھانے بھی باہر نہ نکلیں یہیں تنگو ایس۔ پھر دیکھئے کہ اللہ ملے ہوئے کہ نہیں اب اگر کوئی چودوں میں رہتا ہے لیکن درمیان میں بھی پڑھتا رہے تو گلشن کمان تک اس کا مزاج نہ رہے گا۔ بیٹے دو بیٹے چار بیٹے میں کسی سارے سے خانقاہ سے نکل گئے کہ میرا فلاں رشتہ دار یا سہ ہے اپر دہیس سے میر بھائی آیا ہوا ہے اور مکتا ہوں کے اڈوں پر



بہنچ گئے بھنگل پارہ کے گھسٹر مل گئے، در پھر سو گھنگریا۔ منزلت پھر خراب ہو گیا اور ساری کثرت  
صالح ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ میرے شیخ کے دعوات بندہ فرماتے۔ کیا کموں کو بیٹ غریب شیخ  
تھے۔ فرماتے تھے کہ تقویٰ والوں کے ساتھ رہو اور ان کے دامن کو مضبوط کر لو۔

دامن آں نفس گھس را سفت مجیر

اور فرماتے تھے کہ جہاں اللہ پاک کی کوئی آیت آتی ہے وہ کسی قسم کا حکم دیا گیا ہے تو  
اس کی آسانی کا طریقہ بھی اللہ پاک نے وہیں نافذ فرمایا۔ جیسے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
اتَّقُوا اللَّهَ تَعَوَّيْ يَوْمَ تَوَدَّوْا كُنتُمْ يَوْمًا**  
**فَتَقَرَّبَ إِلَهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا مِنْ عَمَلِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ عَنْ سَائِرِ الْعَالَمِينَ**

## صفتِ صمدیت حق تعالیٰ کی احادیث کی دلیل ہے

اور فرمایا کہ **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** میرا شمار نہ ہو واحد نافذ نہیں کیا حالانکہ  
واحد بھی اللہ کا نام ہے اور واحد کے کسی بھی ایک ہیں۔ احد اور واحد میں کیا فرق ہے؟  
احد کا اطلاق صرف ایک پر ہوتا ہے اور واحد کا اطلاق متعدد پر بھی ہو جاتا ہے جیسے واحد  
ہوائے ایک سو واحد لخت ایک ہزار۔ واحد ایک ہے لیکن ہزار پر بھی اطلاق ہو رہا ہے  
عرب جب کے کا کہ یک ہزار لاؤ تو واحد الف کے کا، ایک سو کو واحد مائتہ کے لگا۔  
لیکن احد الف احد مائتہ عربی میں استعمال نہیں ہوتا۔ احد کا اطلاق صرف ایک ہی  
ذات پر ہوتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ کے خاص یہ آیت تبارک کی کہ احادیث میرے لیے خاص  
ہے۔ واحد کا استعمال تم ایک ہر اور وہ پر بھی کہہ سکتے ہو جیسے واحد الف کہتے ہو لیکن یہ  
کا لفظ سوائے اللہ کے ہمیں استعمال نہیں ہو سکتا۔ اب دلیل کیا ہے۔ چنانچہ حضرت



مھی مگھو دیا۔ اس کی ایک مثال پیش فرمائیے جس کو برپا ہوا ہے اور شورج کی  
شعاعوں سے خشک ہو گیا جس کو کسی ملک میں کٹا کتے ہیں کوئی 'دچاکت' ہے اس کی  
تاج بان تھوڑی ٹاس دیتے پھر وہ کس طرح ہوتا ہے اور ساتھ خود روشن ہو جاتا ہے  
اور اس سے تھوڑی دیر پہلے ماتی ہے۔ کیونکہ گور خشک ہو کر پاک ہو گیا پھر گور کی  
لال ہو گیا اس کے رول بھی پکڑی درویشی بھی یہ کہہ دی تو کس کا مینس ہے؟ اللہ  
کی ادنیٰ مخلوق شورج کا یہ اثر ہے کہ گور اور بنجاست کو بہ تمام خاک پاک ہو گئی۔

## آفتابِ ظاہری کا ثر نجاستوں پر

یہ گور کا خشک حصہ تھا لیکن شورج کی شعاعوں سے جب معدن میں گرم ہوا اس  
نے گور کا سیاہ پتلا اور یکوینہ حصہ جس میں جو کہ دین گیا۔ اب اس کی اسے گلاب چھیلی  
سوسن وریجان، خوشبو اور بیلا پیدا ہو رہا ہے تو مولانا رومی فرماتے ہیں کہ اے خدا آپ  
کی مخلوق شورج کی شعاعوں میں یہ اثر ہے کہ کہ سب فیض کے ایک حصے کو سورج میں روشن  
کر دیتی ہے اور ایک حصہ کو گلاب وریجان میں بدلتی ہے جب آپ کے ظاہری شورج  
کی شعاعوں میں یہ تاثر ہے تو آپ کے گور کا سورج جس پر چمک مارتے اس کے ملاق  
روید کا کیا عالم ہوگا اس کے تقاضوں کی غماستوں کا کیا عام ہوگا اس کے اخلاقِ عظیمہ  
اور تعاضف سے گناہ کیوں نہ ایک دم میں اخلاقِ عظیمہ اور روقِ عمارت سے تبدیل ہو  
جائیں گے۔ آہ! پھر یہ شرمولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

آفتابِ برصہ شمسای زہد

سے مدد آپ کا آفتاب آسمانی ظاہری کماستوں پر اثر کرتا ہے اور

ملط عام تو نئی جو یہ سسند

آپ کا ملط عام ہی بدیت نہیں ملاش کرنا، مگر تو بدیت تلاش کرتا تو آپ کے  
اتصال کا شورج بھاسنوں پر اثر کرتا، شورج کتنا کہ میری شاعری کا تو چین اور سیہ ہی  
شاعری کا عظمت کے صلات سے کہ میں یا حاتم پراپنا اثر ڈالوں۔ اپنی رفتار بدل دیتا۔

## آفتاتِ رحمت حق کا اثر باطنی نجاتوں پر

لیکن بے حد جب آپ کا، آسمان والا شورج نجاتوں کو سوسن و گلاب و چنبیلی بنا رہا ہے  
اور تنور میں روشن کر کے روٹی پکا رہا ہے تو آپ کے کرم کا شورج بھیا ہوگا جب آپ  
کی مخلوق شورج، آپ کی، روٹی بھیک کا یہ حال ہے تو آپ کے کرم کی بھیک کا کیا عالم  
ہوگا اور بھیک جینے والے کے کرم کا یہ عالم ہوگا جس کے دل کی نجاتوں پر جس کے  
دل کے گندے گندے تقاضوں پر آپ کی رحمت اور کرم کی شفاعت پڑ جائے پھر اس  
کے وہی تقاضے اور روٹی نورِ حق بن جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت کے لیے  
مزد نہیں چاہتے وہ خود قاسمیت دے دیتے ہیں مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں  
کہ جب جانوروں کے گوبروں اور کیستوں کو اللہ تعالیٰ مصلحت کُل اور عظمت کُل  
مطا کر رہے ہیں۔

چوں غیشاں را چمنیں خلعت دہی

اے اللہ جب آپ صیغہ کی ستوں کو خلعت دے کر پوشاک اور پردہ اس مطا کر رہے

ہیں، گلاب و چنبیلی کا لباس، روشن و نور کا لباس تو ہے

کی حجبہ کریم غیشیں را حجبہ دہی

تو اسے اللہ آپ سے پاک بندوں کو کیا کچھ عطا فرمائے گا جس سے جلاں ناریں ہوئی ہیں اس کے بیان سے قاصر ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ کے کرم کا سورج، اللہ والوں پر اور اللہ سے دینی پر چلنے والوں پر، سالکیں اور سرہیں کے دلوں پر، ان کے آہ و نالوں پر کیا کچھ نصیبیں برساتا ہے۔

## نسبت مع اللہ کے آثار

جب آپ کے کرم کا سورج ان پر طلوع ہوتا ہے تو اخلاق و زوہد اخلاق میں سے بدل جاتے ہیں۔ وہی محبت جو سنے دانی لاتوں پر خدا ہو رہی تھی، وہی محبت اب سناں میں اللہ پر نہ ہو رہی ہے، وہی محبت بصورت شہان ربی الاعلیٰ اللہ کے قدموں میں اپنا سر رکھنے کا مستعد ہے جو سب سے بڑے ہیں اجماعی سر ہیں۔ عزت اس کی ہے جو خالق سر کے قدموں میں سر نہ دے۔ جس سر نے خالق سر کے قدموں میں سر رکھ دیا اس کے سارے ہو گئے پھر اس کی کوئی مشکل قائم نہیں رہ سکتی کہ نہ سب سے بڑے کے قدموں میں سر گیا۔ اب ساری شکل اس کی سر ہو گئی۔

## نور تقویٰ کیسے پیدا ہوتا ہے؟

نور تقویٰ عرصہ کرم میں۔ چند دن کا سلسلہ ہے تقویٰ ہی سے جست کر لیجئے اور ہر پریمی نہ کیجئے یعنی کن سے تقاضوں پر عمل نہ کیجئے۔ جس طرح سورج چمکے گا کہوں کو سکھا کر دے گا اور مسدۃ ذہین کو کرم کرے اس کے یکو تہ کو کھا دینا ہے اسی طرح گناہوں کے تقاضوں کو کھا دے۔ تقویٰ کی مشاعرے سے سو گئے دو۔ یعنی تقاضوں پر عمل نہ کرے

لو ایک دن نور تقویٰ پیدا ہو جائے گا۔ لیکن اگر کوئی گویا کہ سو کھنے ہی نہ دے اور روزانہ نیک اس پر تانہ گویا کہ دے تو جھوٹا سودج نے خشک کیا تھا وہ پھر نرم ہو جائے گا اور خشک نہیں ہونے دے گا اور صدقہ زمین جو گرم ہوا تھا چوستے کے لیے وہ پھر ٹھنڈا ہو جائے گا اور سودج کی ششماں کی ماری نہمت ضائع ہو جائے گی۔ ایسے ہی بعض لوگ بہرہ ریزی کرتے اپنے شیخ کی منتوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ **وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** اور اللہ تعالیٰ ہی ہے سب سے فریاد ہے۔

### فلاح کے معنی

اور سب سے پاک کا ترجمہ یہ ہے **كُنْ أَفْلَحَ مَن رَّزَقَهَا** جس کے اپنا تزکیہ کر لیا اس کو دونوں جہاں کی فلاح مل گئی وہ دونوں جہاں پا گیا، دنیا بھی پا گیا آخرت بھی۔ کیونکہ فلاح کے معنی یہ ہیں **جَنَّةُ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ** پوری دنیا کی فلاح پوری آخرت کی فلاح۔ دونوں جہاں پا گیا وہ جس نے اپنا تزکیہ کر لیا اور مرنے کا حکم مان لیا، جو تزکیہ کرنے والا شیخ ہے اس کا حکم مان لیا۔ شیخ جیسے کہے ویسے کر لو۔ نہ خاندان دیکھو نہ پان دان دیکھو۔ جہاں دے دو۔ انشاء اللہ یہی خاندان تھامی جوتیاں اٹھائے گا۔ پس دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق دے۔

اے اللہ رحمتہ للعالمین صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں میرے اس وعظ کو قبول فرما اور اس وعظ کو قبول فرما کہ یا اللہ واعظ کو بھی اور جتنے سامعین ہیں ان سب کی میری نیابت کو میرے دوستوں کے کانوں کو قبول فرما کہ ہم سب کو عظیم کمال قبول فرما اور اپنی رحمت سے ہمارے سینوں سے مجرم دل کو نکال کر لے خدا اس مجرم دل کو اللہ والا دل بنا دے۔ تقویٰ والا دل بنا دے۔ کب تو قادر ہیں کہ آگ کو پانی کر دیں پانی کو آگ کر دیں۔ غرضی کو غم کر

وہیں غم کو خوشی کریں۔ ہمارے دل کو درد بھرا دل عطا فرما دیں اور اللہ والادل عطا فرما دیں۔  
 سلامتی اعلیٰ اور سلامتی ایمان کے ساتھ حیات نصیب فرمائیے۔ سلامتی اعلیٰ اور سلامتی  
 ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھائیے یہ دعا ہمارے لیے ہمارے بچوں کے لیے آپ سب  
 کے لیے آپ کے بچوں کے بچوں کے لیے گھر والوں کے لیے یا اللہ ہمارے عالم کے  
 مسلمانوں کے لیے قبول فرمایا رب العالمین ہم سب کو اپنے اولیائے صدیقین کی جو آخری  
 سرحد ہے یعنی نسبت اولیائے صدیقین وہ آخر کو اس کی اولاد کو گھر والوں کو اس کے رشتہ  
 داروں کو اور میرے ہمارے سامعین حضرات کو ان کے گھر والوں کو یا اللہ اپنی رحمت سے  
 نسبت اولیائے صدیقین عطا فرما دے۔ اور ایک دعا آج کل اختر مانگ رہا ہے آپ  
 سب سے آمین کی درخواست کرتا ہوں کہ اے خدا ہم سب کو ایسا ایمان ایسا یقین عطا فرما  
 دے کہ ہماری زندگی ہر سانس آپ پر لٹا ہو اور ایک سانس بھی ہم آپ کو ناراض نہ کریں  
 ایسی محبت اپنی عطا فرما دیجئے ایسا ہندہ عطا فرما دیجئے، اہل عظیم ہمت عطا فرما دیجئے کہ اے  
 خالقِ حیات اے ہماری زندگی کے پیہ کر کے ملے اور ہماری زندگی کو باقی رکھنے والے  
 اور ہماری زندگی کو پائے والے اپنی رحمت سے ہماری زندگی کے اندر ایسا ایمان اور یقین  
 بھر دیتے کہ ہماری زندگی کی ہر سانس آپ کی رضا اور خوشی کے اعمال پر خدا جو اور آپ کو ایک سانس  
 بھی ہم ناراض نہ کریں سنی آپ کی نافرمانی میں ایک سانس بھی جتنا نہ ہوں۔ اگر کہیں خدا ہو جائے  
 تو اے اللہ توفیقِ توبہ سے سجدہ گاہوں کو آسمانوں سے ترک کر کے شایرت ہی نہ امت سے ساتھ  
 توہم کی توفیق عطا فرما دیجئے۔ ہماری دنیا آخرت سب بنا دیجئے۔ **وَأَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا  
 الَّتِي كُنَّا فِيهَا مَلَكُوتَ اللَّهِ تَعَالَى كُلَّ يَوْمٍ تَخْلُقُ فِيهَا رُوحًا وَجِئْنَا بِكَ خَائِبِينَ**  
**يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ**۔

## زندگی کے رونق

گئی وہ بھول جمالِ سُرخِ منہ و انجم  
مری نظر جو بُرخِ آفتاب سے گزری  
یہ کائنات سے تنگ تھی ہیں سب  
کوئی حیات جو اس کے عتاب سے گزری

معارفہ طالعہ علامہ شاہ ولی اللہ دہلوی



## جمعِ ضعیفِ خوشی و غم

رضائے دوست کی خاطر یہ حوصلے ان کے  
دلوں پہ زخم ہیں پھر بھی یہ مسکراتے ہیں  
عجیب مظہرِ اصداد ہیں ترشے عاشق  
خوشی میں روتے ہیں اور غم میں مسکراتے ہیں

عارفِ شریعت مولانا شاہ محمد اشرف قادری